آخری قعدے کے بعد بھول کر کھڑے ہو گئے، تو سجدہ سہو کرنے کا طریقہ

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Fsd-9248   تاریخ: 24-01-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ امام چار رکعتی نماز میں قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھ کر بھولے سے پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور ابھی تلاوت شروع کی ہو کہ یاد آتے ہی فوراً واپس لوٹ جائے، تو اب سجدۂ سہو کس طرح کرے، کیا بیٹھ کر دوبارہ التحیات پڑھے پھر سجدۂ سہو کرے یا بیٹھ کر التحیات نہ پڑھے، بلکہ سجدۂ سہو کرکے پھر التحیات پڑھے اور نماز مکمل کرے، صحیح طریقہ کیا ہے؟ جواب ارشاد فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

قعدۂ اخیرہ کے بعد بھولے سے کھڑے ہو جانے پر جب تک اگلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو، نمازی پر واجب ہوتا ہے کہ لوٹ آئے اور تشہد کا اعادہ کیے بغیر ایک طرف سلام پھیر کر سجدۂ سہو کرے اور اس کے بعد دوبارہ التحیات پڑھ کر نماز مکمل کر لے، یہاں سجدۂ سہو واجب ہونے کی وجہ "واجب کو اس کے محل سے مؤخر کرنا" ہے، یعنی قعدۂ اخیرہ میں تشہد، درود شریف اور دعائے ماثورہ کے بعد بغیر کسی اجنبی فاصل کے سلام پھیرنا واجب ہوتا ہے اور التحیات پڑھنے کے بعد قیام کرنا اجنبی فاصل اور سلام کے واجب میں تاخیر کا سبب ہے، لہٰذا بھولے سے کھڑے ہونے کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے۔

اس تفصیل کے بعد پوچھی گئی صورت کا متعین جواب یہ ہے کہ جب امام قعدہ اخیرہ میں تشہد

پڑھنے کے بعد بھولے سے کھڑا ہو جائے، تو اس رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے یاد آتے ہی بیٹھ جائے، بیٹھتے ہی ایک طرف سلام پھیر کر سجدۂ سہو کرے، اس کے بعد حسبِ معمول التحیات اور درود پاک وغیرہ پڑھ کر نماز مکمل کر لے۔ بیٹھنے کے بعد سجدۂ سہو کا سلام پھیرنے سے پہلے تشہد نہیں پڑھے گا کہ محض زائد قیام، پہلے تشہد کو ختم نہیں کرتا، البتہ سجدۂ سہو کے بعد دوبارہ التحیات پڑھنا واجب و ضروری ہے کہ سجدۂ سہو، پہلے پڑھے گئے تشہد یعنی التحیات کو ختم کر دیتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی جان بوجھ کر سجدۂ سہو کرنے کے بعد التحیات نہ پڑھے، تو اس پر نماز کا اعادہ واجب ہے۔

تشہد کے بعد کسی اجنبی فاصل سے سلام میں تاخیر، ترک واجب کا سبب ہے، چنانچہ علامہ محمد عابد سندھی انصاری رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سال وفات: 1257ھ / 1841ء) **"طوالع الانوار"** میں **لکھتے ہیں:** "(بتاخیر السلام) الذی ھو واجب عن محلہ و کان ذلک عقیب فراغہ من التشھد والصلاۃ والادعیۃ فحیث تخلل القیام" ترجمہ: سلام میں تاخیر یعنی واجب کو اپنے محل سے مؤخر کرنے کے سبب (سجدۂ سہو لازم ہوتا ہے) اور سلام کا محل قعدہ اخیرہ میں تشہد، درود اور دعاؤں سے فارغ ہونے کے فوراً بعد ہے، تو یہاں قیام مخل ہو گیا۔ **(طوالع الانوار علی الدر المختار، جلد 2، حصہ 2، صفحہ 379، مخطوطہ غیر مطبوعہ)**

قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد بھولے سے محض کھڑا ہونا ہی اجنبی فاصل ہے، جس سے سجدۂ سہو لازم ہو جائے گا، علامہ سدید الدین محمد بن محمد کاشُغری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 860ھ / 1455ء) **لکھتے ہیں:** "ولو قام الی الخامسۃ ... یجب بمجرد القیام" ترجمہ: اگر نمازی (بھول کر) پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے، تو اُس پر محض قیام کرنے سے سجدۂ سہو لازم ہو جائے گا۔

(منیۃ المصلی، فصل فی سجود السھو، صفحہ 430، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

اس مسئلہ کو قدرے تفصیل اور علت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے علامہ محمد بن ابراہیم حلبی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 956ھ / 1049ء) **لکھتے ہیں:** "(ولو قام) فی الصلوۃ الرباعیۃ (الی) الرکعۃ (الخامسۃ) ... (یجب) علیہ سجود السھو (بمجرد القیام) ... لتاخیر الواجب وھو التشھد او

السلام "یعنی: اور اگر چار رکعتی نماز میں نمازی پانچویں کے لیے کھڑا ہو گیا، تو تشہد یا سلام کے واجب میں تاخیر کی وجہ سے اس پر صرف کھڑے ہونے سے ہی سجدۂ سہو لازم ہو جائے گا۔

(حلبی صغیر، فی سجود السھو، صفحہ 209، مطبوعہ دار سعادات)

اور پانچویں رکعت کے قیام سے لوٹ کر بیٹھتے ہی دوبارہ التحیات نہیں پڑھے گا، چنانچہ تنویر الابصار و درمختار میں ہے: "(وإن قعد في الرابعة) مثلا قدر التشهد (ثم قام عاد)" ترجمہ: اگر چوتھی رکعت میں بقدرِ تشہد قعدہ کیا، پھر (سلام پھیرنے سے پہلے) کھڑا ہو گیا، تو (جب تک اگلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو) لوٹ آئے۔

تنویر الابصار کی مذکورہ بالا عبارت کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: " أي: عاد للجلوس... وفيه إشارة إلى أنه لا يعيد التشهد، وبه صرح في البحر" ترجمہ: یعنی بیٹھنے کے لیے واپس لوٹے۔۔۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ تشہد دوبارہ نہیں پڑھے گا، اسی کی بحر الرائق میں صراحت کی گئی۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، جلد 2، صفحہ 667، مطبوعہ کوئٹہ)

یونہی حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: " ثم اذا اعاد لا یعید التشھد" مفہوم واضح۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار، جلد 1، صفحہ 314، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) **"جد الممتار"** میں عدمِ اعادۂ تشہد کی علت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "(عاد) من دون تشھد، لأن القیام الزائد لا يرفع التشهد الصحيح " یعنی: واپس لوٹے گا اور تشہد نہیں پڑھے گا، کیونکہ زائد قیام صحیح تشہد کو ختم نہیں کرتا۔ **(جد الممتار، جلد 3، صفحہ 540، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

سجدۂ سہو کے لیے ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے گا پھر دوبارہ تشہد پڑھ کر سلام پھیرے گا، چنانچہ سجدۂ سہو کے طریقے کے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے: " و کیفیتہ أن یکبر بعد سلامہ

الأول ویخر ساجدا ویسبح في سجوده ثم یفعل ثانیا کذلك ثم یتشهد ثانیا ثم یسلم "ترجمہ: سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہتا ہوا سجدے میں جائے اور سجدے کی تسبیح پڑھے، پھر یونہی دوسرا سجدے کرے پھر دوبارہ تشہد پڑھ کر سلام پھیرے۔

(الفتاوی الھندیۃ، جلد1، صفحہ 125، مطبوعہ کوئٹہ)

سجدۂ سہو کے بعد دوبارہ التحیات پڑھنا اس لیے واجب ہے کہ سجدۂ سہو سے پہلے تشہد ختم ہو جاتا ہے، جیسا کہ تنویر الابصار و درمختار میں ہے:"(یجب له بعد سلام واحد سجدتان و) یجب ایضاً(تشھدو سلام)**لان سجود السهو یرفع التشهد (وفی رد المحتار) ای: قراءته،** حتی لو سلم بمجرد رفعه من سجدتی السهو صحت صلاته ویکون تارکا للواجب **دون القعدة لقوتها ای: لانها اقوی منه لکونها فرضا**"یعنی: اور (سجدۂ سہو میں ایک طرف) سلام کے بعد دو سجدے اور اس کے بعد تشہد اور سلام واجب ہے، **کیونکہ سجدۂ سہو پہلے پڑھے گئے تشہد کو ساقط کر دیتا ہے،** حتی کہ اگر کسی نے سجدۂ سہو سے سر اٹھاتے ہی سلام پھیر دیا، تو اس کی نماز ادا ہو جائے گی، مگر وہ واجب کا تارک ہو گا۔ قعدۂ اخیرہ کو باطل نہیں کرتا، کیونکہ قعدۂ اخیرہ فرض ہونے کی وجہ سے قوی ہے۔

(تنویر الابصار والدر المختار، جلد2، صفحہ 651-653، مطبوعہ کوئٹہ)

اور سجدہ سہو کے بعد قصداً ترکِ تشہد کی صورت میں نماز ہو جائے گی، مگر اعادہ پھر بھی لازم ہو گا، چنانچہ صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "سجدۂ سہو کے بعد بھی التحیات پڑھنا واجب ہے التحیات پڑھ کر سلام پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں درود شریف بھی پڑھے...... سجدۂ سہو سے وہ پہلا قعدہ (یعنی التحیات میں بیٹھنا) باطل نہ ہوا، مگر پھر قعدہ کرنا (یعنی التحیات پڑھنا) واجب ہے اور اگر نماز کا کوئی سجدہ باقی رہ گیا تھا قعدہ کے بعد اس کو کیا یا سجدۂ تلاوت کیا تو وہ قعدہ جاتا رہا۔ اب پھر قعدہ فرض ہے کہ بغیر قعدہ نماز ختم کر دی تو نہ ہوئی اور پہلی صورت میں ہو جائے گی مگر واجب الاعادہ۔"

(بہارِ شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ 710، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت کے اس جزیئے میں جو کہا گیا کہ "**سجدۂ سہو سے وہ پہلا قعدہ باطل نہ ہوا**" اس سے مراد اصلِ فرض یعنی قعدہ اخیرہ میں بقدرِ تشہد بیٹھنا ہے، جس کا حاصل یہ ہوگا کہ اگر کوئی شخص قصداً سجدہ سہو کے بعد نہ قعدہ کرے، نہ تشہد پڑھے، تو فرض ادا ہو جائے گا کہ پہلا قعدہ باطل نہیں ہوا تھا، البتہ نماز واجب الاعادہ رہے گی، کہ تشہد یعنی پہلے پڑھی گئی التحیات ساقط ہو گئی تھی اور دوبارہ پڑھنی واجب تھی، بہار شریعت کی اس عبارت "**پھر قعدہ کرنا واجب ہے**" سے یہی مراد ہے، جیسا کہ اس کی صراحت اوپر شامی کے جزیئے میں موجود ہے۔

مزید اس کی تائید در مختار و رد المحتار کے ایک اور جزئیہ سے بھی ہوتی ہے جو اس سے بھی زیادہ صراحت اور علل کے ساتھ ذکر ہوا ہے، چنانچہ در مختار و رد المحتار میں ہے،وبین القوسین عبارة رد المحتار:" اما السهوية فترفع التشهد لا القعدة (ای:تبطله،لانه واجب مثلها فتجب اعادته،وانما لاترفع القعدة لانها رکن فهی اقوى منها)حتى لو سلم بمجرد رفعه منها لم تفسد(ای:من السهوية **بلا قعود ولا تشهد** لم تفسد صلاته لان القعدة الرکن لم ترتفع فلا تفسد صلاته بترک التشهد الواجب)"ترجمہ: بہر حال سجدہ سہو تشہد یعنی التحیات کو ساقط کر دیتا ہے، کیونکہ تشہد، سجدہ سہو کی طرح واجب ہے، لہٰذا اس کو دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔ قعدہ کو اس لیے باطل نہیں کرتا، کیونکہ وہ رکن ہے اور رکن، واجب سے قوی ہوتا ہے، اس لیے اگر نمازی نے سجدہ سہو سے اٹھتے ہی **بغیر قعدہ کیے اور بغیر تشہد پڑھے** سلام پھیر دیا، تو نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ قعدہ رکن ہے اور وہ ساقط نہیں ہوا تھا، لہٰذا واجب تشہد کو ترک کرنے کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ ملخصاً

(الدرالمختار مع ردالمحتار، باب صفة الصلاة، جلد2، صفحہ193، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

23 رجب المرجب 1446ھ/24 جنوری 2025ء

الـمـفـتـی دار الافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے